© rasailojaraid.com

ہمارے پاس ہے کیا جو کریں فدا تم پر
یہی اک زندگی مستعار رکھتے ہیں

اس پر بھی دنیا ان کو دہشت گرد کہتی ہے فالی اللہ المشتکیٰ

میروالا جتوئی کا دلخراش واقعہ

گزشتہ دنوں میں پاکستان جیسی اسلامی ریاست میں ایک ایسا اندوہناک دلدوز اور جگر پاش واقعہ پیش آیا جسے سن کر نہ صرف ایک مسلمان بلکہ ہر حساس انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ جب انسان گھٹیا پن پر اتر آتا ہے تو اس سے ایسی حرکتیں صادر ہو جاتی ہیں جس سے انسانیت لرز جاتی ہے۔

درحقیقت ایسی حرکتیں جاگیردارانہ سوچ کی غماز ہیں جہاں سرداری نظام چل رہا ہو جہاں مزارے اور وڈیرے اپنے غریب کسانوں اور مزدوروں کو اپنے بھیڑ بکریوں سے بھی کمتر سمجھتے ہو اور ان کو انسان سمجھنے کے بھی روادار نہ ہوں۔ ایک نام نہاد پنچایت نے ایک غریب لڑکی کی جسطرح اجتماعی آبرویزی کا انسانیت سوز فیصلہ سنایا اور اس بیچاری کی سرِ عام عصمت دری کی گئی یہ ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا کی لپیٹ میں پورا معاشرہ اور پوری قوم آسکتی ہے۔ ایسا ظلم جس پر اگر زمین کا جگر شق ہو جائے تو کوئی بعید از مکان نہیں اگر آسمان پتھر برسائے تو اسے حق حاصل ہے اور اگر نظامِ عالم تہ و بالا ہو جائے تو عجب نہیں۔ کاش اگر یہ ملک جس مقصد کیلئے معرض وجود میں آیا تھا یعنی تحریک پاکستان کے وقت یہ دعوے کئے جا رہے تھے کہ اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہوگا اسلامی نظام حدود و تعزیرات کا اجراء ہوگا اور یہاں انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل ہوگا۔ مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

۵۴ سال گزرنے کے باوجود ہم ابھی تک اپنی منزل کا تعین نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے دلخراش سانحات اور جگر پاش واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جس نے غیر اقوام کے سامنے ہمارا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔

ہم حکومت پنجاب اور بالخصوص سپریم کورٹ آف پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ اس واقعہ فاجعہ کی بھرپور آزادانہ تحقیقات کی جائیں۔ اور مجرموں کو کسی رعایت کے بغیر سرعام ایسی سزائیں دی جائیں کہ آئندہ کوئی بھی شخص اس قسم کے رسوائے زمانہ فعل کا تصور نہ رکھے۔

© rasailojaraid.com